جناب ریحان اختر*

حجاب سے فرانس خوفزدہ کیوں؟

یورپ کی غلامی میں آکر جب عالم اسلام کے ذہن وفکر اور تہذیب واخلاق غیر اقوام کی تہذیب سے متاثر ہوگئے، اور دینی وعلمی اور اخلاقی فتنوں نے اسلامی تہذیب ومعاشرت پر یلغار کی، تو سب سے پہلے اسلام کے نظامِ ستر، حجاب، پردہ اور عورتوں کے مقدس اور محترم مقام ومنزلت اور اس پر مبنی ایک پاکیزہ خاندانی نظام کو تہ وبالا کرنے کے لئے مستشرقین یورپ، غیر مسلم مصنفین اور موجود دور میں مغربی تہذیب کے دلدادہ دانشوران قوم یورپی تہذیب وکلچر کو معیار حق وانصاف سمجھنے والے نام نہاد اسلامی مفکرین ومصلحین نے بھی ستر وحجاب کو نشانہ تضحیک بنانے سے گریز نہیں کیا۔ مسلمانوں میں بھی مغرب سے مرعوب ذہن وفکر نے مغربی پروپیگنڈہ کی تقلید کی تو کبھی تعدد ازدواج کی ہنسی اڑائی گئی، پردہ کو مشق تحقیق بنایا اور کبھی مسلمان عورتوں کی نام نہاد مظلومیت اور گھروں کی چہار دیواری میں قید وبند کا ماتم شروع کیا، اس طرح سے مسلمان عورتوں کی ایک نہایت بھیانک قابل رحم تصویر بنا کر دنیا کے سامنے پیش کردی حالانکہ صداقت اس غلط بیانی کے برعکس ہے۔

دنیا بھر کے اقوام وملل اور انسانی رسم ورواج میں عورت جس ظلم وستم اور تذلیل وتحقیر کی حالت میں مبتلا تھی۔ دنیا کی تاریخ اس المناک داستان سے بھری پڑی ہے، عورت ذات کو محض ایک آلۂ تعیش، ذریعہ لذت بنا کر رکھ دیا گیا تھا اس کی حیثیت ووقعت مردوں کے لئے ایک مشترکہ قومی ملکیت کی سی تھی۔ لوگوں کے تفریح طبع کا ایک سامان تھی، اس کا مشغلہ صرف اتنا تھا کہ غلاموں کے مانند مردوں کے آرام وراحت رسانی میں لگی رہے۔ اور نت نئی اداؤں دلفریب مسکراہٹوں اور نمود ونمائش کے نئے نئے طریقوں سے مردوں کو سامانِ تسکین فراہم کرتی رہے۔ ایک مرد بلا لحاظ عدل وانصاف اور بلا لحاظ تعداد جتنی چاہے عورتوں کو نکاح یا تمتع میں رکھ سکتا تھا حتیٰ کہ اپنے خونی رشتے سے جسمانی تعلق قائم کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔

لیکن اسلام نے آکر ایک طرف تو اس نحیف وکمزور اور ضعیف وناتواں کے جسم سے ظلم واستبداد ذلت ورسوائی کی ساری بیڑیاں توڑ ڈالیں۔ اور اسے مقام انسانیت اور شرف وفضل میں مردوں کے ہمسر قرار دیا فرمایا،

---

* ریسرچ اسکالر، شعبۂ سنی دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثی، ترجمہ اے لوگوں یقیناً ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ الحجراۃ، آیت ۱۳، دین اسلام نے عورتوں پر ہونے والے تمام بے جا ظلم وجور، تحقیر وتذلیل کو اس طرح ختم کر دیا کہ عورت ذات مرد کی دست درازیوں اور درندہ صفت انسانوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی۔ اوران کی حفاظت کے لئے وہ تمام طریقہ کار اختیار فرمایئے جو انسانیت کے لیے حد درجہ ضروری ہے، اور عورت کو اس کی حیثیت ووقعت کو ایک بیش بہا خزانہ ایک قیمتی سرمایہ اور انمول موتی اور ایک نازک آبگینہ قرار دیا۔

قرآن وسنت پر ایک سرسری نگاہ ڈالیں اور دیکھیں کہ مرد وعورت کو معاشرتی زندگی گذارنے کے لئے خالق کائنات نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح رہنمائی کی ہے۔ اس کے بعد ایک انصاف پسند اور جویائے حق طبیعت خود فیصلہ کر سکتی ہے کہ خدا اور رسول کا کیا منشاء ہے۔ ارشاد ربانی موجود ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولی (الاحزاب، آیت ۳۳)۔ ترجمہ اور گھروں میں ٹھہری رہو اور پچھلی جاہلیت کی زینت، نمائش ترک کر دو۔

عفت وعصمت اور پاکدامنی وپاکبازی کو ملحوظ رکھتے ہوئے چلتے پھرتے عورتوں پر پابندی عائد کی کہ وہ ایسے لباس میں ملبوس رہیں کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ اور کوئی عضو ایسا نہ کھلا رہے جس سے مخفی محاسن کی نمود ونمائش ہو، اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ والیضربن بخمرھن علی جیوبھن، سورہ النور، آیت ۳۱.

اپنے سینوں اور گریبانوں پر دوپٹوں کا آنچل مار لیں۔

ایک دوسری جگہ از دواج مطہرات، بنات اطہار اور تمام مسلمان عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا۔

یدنین علیھن من جلابیبھن، سورہ الاالاحزاب، آیت ۵۹

وہ لمبی لمبی چادریں اپنے اوپر ڈھانپ لیں۔

علامہ ابوبکر جصاص لکھتے ہیں۔ ”یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورتوں کو اجنبیوں سے چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اسے گھر سے نکلتے وقت پردہ داری اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہئے۔ تاکہ بدنیت لوگ اس کے حق میں طمع نہ کر سکیں (احکام القرآن، جلد ۳، ص، ۴۵۸)۔

علامہ نیشاپوری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں عورتیں جاہلیت کی طرح قمیص اور ڈوپٹے کے ساتھ نکلتی تھیں۔ اور شریف عورتوں کا لباس ادنیٰ طبقہ کی عورتوں سے مختلف نہ تھا پھر حکم دیا گیا کہ وہ چادریں اوڑھیں اور اپنے سر اور چہروں کو چھپائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ شریف عورتیں ہیں، فاحشہ نہیں ہیں۔ غرائب القرآن بر حاشیہ ابن جریر، جلد ۲۲، ص، ۳۲۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے۔ ان المرأة عورة مستورة فاذا خرجت استشرفھا

الشیطان (رواۃ الترمذی)۔ بلاشبہ عورت ایک چھپی ہوئی چیز ہوتی ہے جب وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے کہ اب کسی کو دامِ فریب میں فساؤں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے قریب سے گذرتے تھے اور ہم عورتیں رسول اللہ کے ساتھ ساتھ احرام میں ہوتی تھیں۔ پس جب وہ لوگ ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہروں پر ڈال لیتیں اور جب وہ گذر جاتے تو کھول لیتی تھیں (سنن ابی داؤد باب فی المرأۃ تعطی وجھھا)۔

شمس الائمہ سرخسی نے کہا کہ دیکھنے کا حرام ہونا فتنہ کی وجہ سے ہے اور عورت کا چہرہ دیکھنے میں فتنہ (گناہ) کا خوف واندیشہ ہے اس وجہ سے دوسرے کے بالمقابل عورت کے چہرہ میں حسن وکشش زیادہ ہوتی ہے (المبسوط، ص ۱۵۲-جلد ۱۰)۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ مساجد، بازار اور اسفار میں نقاب لگا کر جانے کا عمل ہمیشہ سے چلا آرہا ہے امام غزالی نے فرمایا کہ ہمیشہ مردوں کا چہرہ کھلا ہوا چلا آرہا ہے اور عورتیں نقاب لگا کر نکلا کرتی تھیں (فتح الباری، جلد ۹، ص ۳۳۷)۔

علامہ سہارنپوری بذل المجہود میں رقم طراز ہیں۔ ''کہ صرف ضرورت کے موقع پر چہرہ کھولنے کا جائز ہونا اس پر امت کا یہ اتفاق دلالت کرتا ہے کہ عورتوں کو چہرہ کھول کر نکلنا جائز نہیں ہے بالخصوص فساد کی کثرت اور اس کے ظہور کے زمانے میں (شرح سنن ابی داؤد جلد ۱۴، ص ۴۳۱)۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی معرکۃ الآرا کتاب پردہ میں لکھتے ہیں۔ ''کہ جو شخص آیت قرآنی کے الفاظ اور ان کے مقبول عام اور متفق علیہ اور تفسیر اور عہد نبویؐ کے تعامل کو دیکھے گا اس کے لئے اس حقیقت سے انکار کی مجال باقی نہ رہے گی کہ شریعت اسلامیہ میں عورت کے لئے چہرہ کو اجانب سے مستور رکھنے کا حکم ہے جس ذات مقدس پر قرآن نازل ہوا تھا اس کے آنکھوں کے سامنے خواتین اسلام نے اس چیز کو اپنے خارج البیت لباس کا جز بنالیا تھا اور اس زمانے میں بھی اسی چیز کا نام نقاب تھا (پردہ، ص ۲۲۷)۔

مگر آج کا یہ دور آزدیٔ نسواں اور حقوق مساوات وعدل کے نام دے کر اس مقدس ومحترم صنفِ نازک کو دوبارہ اسی جاہلیت، سامانِ راحت وآرام، متاع لہو ولعب کے ماحول کی طرف لوٹانے کی سعی مذموم کررہا ہے کہ مسلمانوں کی یہ شرافت وعزت کی دولت عظیم اور قیمتی خزانہ ایک بار پھر گھر کی دہلیز سے نکل کر سرِ بازار تماشائے عالم بن جائے، رونق خانہ بننے کے بجائے شمع محفل ہو، الات وصنائع اور حقیر سے حقیر مصنوعات کی تشہیر اور فیکٹریوں، تھیٹروں، سنیماؤں، سڑکوں اور میلوں میں اور سیاست کے اسٹیج پر بھٹکتی ہوئی اور رسوا ہوتی ہوئی، مشقتیں اور مصیبتیں اٹھاتی ہوئی مردوں کے نشاطِ طبع اور ان کے لہو ولعب اور ہوس پرستی کا سامان بن جائے۔

غرض کہ مغرب اور اس کے مقلد ایک بار پھر سے اس مقدس ومحترم اور عصمت وحیا کو سرِ بازار ذلیل ورسوا اور ان کی عفت وعصمت اور پاکدامنی وپاکبازی کو پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔